۴۹۲ — ۹۱/۴۲۹

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسائل ھٰذا کے بارے میں

(۱) خودکشی کرنے والا ابدی جہنمی ہے یا ایک عرصہ سزا کاٹنے کے بعد جنت میں جا سکتا ہے؟

(۲) کسی حلال جانور یعنی بکری، اونٹ، بھینس وغیرہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی شخص نے برا فعل کر دیا یعنی زنا تو اب اس حلال جانور اور اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ جانور کو مار دیا جائے یا فروخت کر دیا جائے؟ اگر اس جانور کو ذبح کر دیا جائے تو اس کے گوشت کا کھانا درست ہوگا؟

(۳) اگر زید نے بکر کی گھڑی چوری کی اور پھر بکر نے بھی زید کی اتنی قیمت کی چیز چوری کی جس کی قیمت گھڑی کے برابر ہو تو بکر کا اس طرح چوری کرنا کہ اپنی چوری کا نقصان پورا ہو جائے جائز ہے؟

متعلم محمد نوید عمر ڈیروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا ومسلما

خودکشی کرنے والے کے لیے جن احادیث میں "خالدا مخلدا ابدا" کا ذکر آیا ہے ان سے مراد دائمی خلود یا ہمیشگی نہیں ہے بلکہ جہنم میں ایک لمبے عرصے تک رہنا مراد ہے بشرطیکہ خاتمہ بالایمان ہوا ہو یعنی مذکورہ شخص اپنے جرم کی سزا کاٹنے کے بعد ان شاء اللہ العزیز جہنم سے رہا ہو جائے گا۔

Scanned by CamScanner

عن أبي صالح عن أبي هريرة أراه رفعه قال: من قتل نفسه

بحديدة جاء يوم القيامة وحديدته في يده يتوجأ بها في بطنه في

نار جهنم خالداً مخلداً أبداً، ومن قتل نفسه بسمّ فسمه في يده يتحساه

في نار جهنم خالدا مخلدا أبداً.

(سنن الترمذي: كتاب الطب، رقم الحديث ۲۰۴۳، ۳/۱۳۵، دار الكتب العلمية)

قوله: (خالداً مخلدا فيها) والمراد بذلك إما في حق المستحل أو المراد

المكث الطويل لأن المؤمن لا يبقى في النار خالدا مؤبدا.

(عمدة القاري: كتاب الطب، رقم ۵۷۷۸، ۲۱/۳۲۴، دار الكتب العلمية)

۲۔ جس شخص نے کسی جانور سے بدفعلی کی ہے اس پر حدِ زنا تو نہیں

تعزیر لگائی جائیگی. اور جس جانور سے کی گئی ہے اگر وہ ایسا جانور ہے جس

کا گوشت کھایا جاتا ہے تو اس جانور کو ذبح کرکے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے

نزدیک کھانا درست ہے اور جس جانور کا گوشت کھایا نہیں جاتا اس کو

ذبح کرکے جلا دینا مستحب ہے واجب نہیں، جلانا اس صورت میں ہے جب

جانور اس شخص کی ملکیت ہو، اور اگر وہ کسی اور کا ہو تو اس سے خرید کر جلائے

لا يحد بوطء بهيمة لأنه ليس في معنى الزنا في كونه جناية

وفي وجود الداعي لأن الطبع السليم ينفر عنه والحامل

عليه نهاية السفه أو فرط الشبق ولهذا لا يجب ستره إلا أنه يعزر

لما بينا، والذي يروى أنها تذبح البهيمة وتحرق فذلك لقطع

التحدث به وليس بواجب. قالوا: إن كانت الدابة مما لا

يؤكل لحمها تذبح وتحرق لما ذكرنا، وإن كانت مما تؤكل عند أبي

حنيفة، وقالا: تحرق هذه أيضا هذا إن كانت البهيمة للفاعل

فإن كانت لغيره ففي الخانية كان لصاحبها أن يدفعها إليه

بالقيمة، وفي التبيين يطالب صاحبها أن يدفعها إليه بالقيمة

Scanned by CamScanner

ثم تنفسخ. هكذا ذكروا ولا يعرف ذلك إلا سماعا فيحمل عليه وهو الظاهر

أنه لا يجبر على دفعها.

(البحر الرائق، كتاب الحدود، باب الوطء الذي يوجب الحد والذي لا يوجبه ٥/٢٨، رشيدية)

(تبيين الحقائق، كتاب الحدود، ٣/٥٧٩، ٥٨٠، دار الكتب العلمية)

(الدر مع الرد، كتاب الحدود، مطلب في وطء الدابة، ٦/ ٤١، دار المعرفة)

٣۔ اگر زید نے بکر کی چوری کی اور بکر کے پاس اس کی چوری کرنے پر گواہ ہیں تو زید عدالت یا قاضی کے سامنے اس کی چوری کو ثابت کرکے اپنی مسروقہ گھڑی کا مطالبہ کرے اور اگر قاضی یا عدالت سے فیصلہ کرانے کی طاقت نہ ہو یا انصاف کی امید نہ ہو یا چور کی طرف سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پھر زید کے پاس سے اپنی گھڑی یا اس کے بقدر مالیت کی کوئی چیز لینے کی گنجائش ہے لیکن قانون کے راستے سے ہی اپنا حق وصول کرنا دنیا و آخرت کی عافیت کا راستہ ہے

لو سرق أكثر من دينه لا يقطع لأنه يصير شريكا في ذلك المال بمقدار حقه كما في الفتح وعلى قياسه يقال فيما لو سرق الأجود، تأمل. ...... ليس للأخذ أخذ الدراهم بدل الدنانير بلا إذن المديون ولا فعل حاكم، وقد صرح في شرح تلخيص الجامع في باب اليمين في المساومة بأن له الأخذ وكذا في حظر المجتبى، ولعله محمول على ما إذا لم يمكنه الرفع للحاكم، فإذا ظفر بمال مديونه له الأخذ ديانة بل له الأخذ من خلاف الجنس على ما نذكره قريبا.

(الدر مع الرد، كتاب السرقة، مطلب في أخذ الدائن من مال مديونه من خلاف جنسه، ٦/ ١٥٢، دار المعرفة بيروت)

(حاشية الطحطاوي على الدر المختار، كتاب السرقة، ٢/ ٤٢٤، دار المعرفة)

(البحر الرائق، كتاب السرقة، ٥/ ٩٢، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية كراتشي
١/١/٣١ھ

الجواب صحيح
یوسف افشانی
٣/١/٣١ھ

الجواب صحيح
٣/١/٣١

الجامعة الفاروقية ... دار الافتاء ... شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی (پاکستان)